

## قربانی کے جانور کی عمر

قربانی کے جانور کے لیے دوندا ہونا شرط ہے، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَذَكُّهَا إِلَّا مَسْمَةً إِلَّا أَنْ يُعَسِّرَ عَلَيْكُمْ قَذْبُوكَا جَذْعَةً مِنَ الظَّانِ۔

"تم دوندا جانور ہی ذبح کرو، اگر تنگی واقع ہو جائے تو بھیڑ کی نسل سے جذعہ ذبح کرو۔"

(صحیح مسلم: ۲، ۱۵۵، ح: ۱۹۶۳)

حافظ نووی کہتے ہیں کہ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ "مسماۃ" اس اونٹ یا گائے اور بکری وغیرہ کو کہتے ہیں، جو دوندا ہو، نیزاں حدیث میں یہ وضاحت ہو گئی ہے کہ بھیڑ کی جنس کے علاوہ کسی اور جنس کا "جذعہ" جائز نہیں، قاضی عیاض کے بقول اس پر اجماع ہے۔ (شرح مسلم للنحوی: ۲، ۱۵۵)

امام ترمذی فرماتے ہیں: وَقَدْ أَبْعَدَ أَهْلَ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَبْحَرُ مَنِ الْجَذْعَ مِنَ الْمَعْنَ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يَبْحَرُ مَنِ الْجَذْعَ مِنَ الظَّانِ۔

"اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ بکری کی جنس کا "جذعہ" قربانی میں کفایت نہیں کرتا، جبکہ بھیڑ کی جنس کا "جذعہ" کفایت کرتا ہے۔" (جامع ترمذی تحت حدیث: ۱۵۰۸)

یاد رہے کہ "جذعہ" کی عمر میں اختلاف ہے، جمورو ایک سال کے قائل ہیں اور احتیاط کا تقاضا

بھی یہی ہے، حافظانوی لکھتے ہیں :

والجذع من الضأن ماله سنتامة، هذا هو الاصح عند أصحابنا، وهو اشهر عند أهل اللغة وغيرهم -  
بھیڑ کی جنس کا "جدعہ" مکمل ایک سال کا ہوتا ہے، ہمارے اصحاب کے نزدیک یہی صحیح تر  
بات ہے، نیز یہی اہل لغت وغیرہ کے ہاں مشور قول ہے۔" (شرح مسلم للنووی:

(۱۵۵/۲)

اس حدیث میں مذکورہ حکم عام ہے، ہر جانور کو شامل ہے، وہ بکری کی جنس ہو یا بھیڑ کی، گائے  
کی جنس ہو یا اونٹ کی، ان سب کا دوندا ہونا ضروری ہے، وہ صحیح احادیث جن سے بھیڑ کے  
"جدعہ" کی قربانی کا جواز ملتا ہے، وہ تنگی پر محمول ہیں، یعنی دوندا جانور نہ ملے تو ایک سال کا دنبہ  
یا بھیڑ ذبح کی جاسکتی ہے، اس طرح تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

تنگی کی دو صورتیں ممکن ہیں، ایک دوندے جانور کا دستیاب نہ ہونا اور دوسرے ایسے جانور کو  
خریدنے کی طاقت نہ ہونا، ایسی صورت میں بھیڑ کا یعنی "جدعہ" ایک سال کا دنبہ ذبح کیا جائے  
گا۔

تتبیہ: بعض ناعاقبت اندیش لوگ جانور کو دوندا باور کروانے کے لیے سامنے والے دانت توڑ  
دیتے ہیں، یہ محض دھوکا اور فریب ہے، ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔